احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 12 نومبر 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 12 نومبر 2014ء 18 محرم 1436 ہجری 12 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 255

عرفان مولیٰ کا نشاں

بس یہی ہتھیار ہے جس سے ہماری فتح ہے
بس یہی اک قصر ہے جو عافیت کا ہے حصار

ہے یہی وحیِ خدا عرفان مولیٰ کا نشاں
جس کو یہ کامل ملے اس کو ملے وہ دوستدار

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

(دین) کے ثمرات کیا ہیں؟ سو واضح ہو کہ جب کوئی اپنے مولیٰ کا سچا طالب کامل طور پر (-) پر قائم ہو جائے اور نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے بلکہ طبعی طور پر خدا تعالیٰ کی راہوں میں ہر ایک قوت اس کے کام میں لگ جائے تو آخری نتیجہ اس کی اس حالت کا یہ ہوتا ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ہدایت کی اعلیٰ تجلیات تمام حجب سے مبّرا ہو کر اس کی طرف رخ کرتی ہیں۔ اور طرح طرح کی برکات اس پر نازل ہوتی ہیں اور وہ احکام اور وہ عقائد جو محض ایمان اور سماع کے طور پر قبول کئے گئے تھے۔ اب بذریعہ مکاشفاتِ صحیحہ اور الہامات یقینیہ قطعیہ مشہود اور محسوس طور پر کھولے جاتے ہیں۔ اور مغلقات شرع اور دین کے اور اسرار سربستہ ملتِ حنیفیہ کے اس پر منکشف ہو جاتے ہیں اور ملکوت الٰہی کا اس کو سیر کرایا جاتا ہے تا وہ یقین اور معرفت میں مرتبہ کامل حاصل کرے اور اس کی زبان اور اس کے بیان اور تمام افعال اور اقوال اور حرکات سکنات میں ایک برکت رکھی جاتی ہے اور ایک فوق العادت شجاعت اور استقامت اور ہمت اس کو عطا کی جاتی ہے اور شرح صدر کا ایک اعلیٰ مقام اس کو عنایت کیا جاتا ہے اور بشریت کے حجابوں کی تنگ دلی اور خست اور بخل اور بار بار کی لغزش اور تنگ چشمی اور غلامی شہوات اور ردائت اخلاق اور ہر ایک قسم کی نفسانی تاریکی بکلی اس سے دور کر کے اس کی جگہ ربانی اخلاق کا نور بھر دیا جاتا ہے۔ تب وہ بکلی مبدل ہو کر ایک نئی پیدائش کا پیرایہ پہن لیتا ہے اور خدائے تعالیٰ سے سنتا اور خدائے تعالیٰ سے دیکھتا اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ حرکت کرتا ہے اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ ٹھہرتا ہے اور اس کا غضب خدائے تعالیٰ کا غضب اور اس کا رحم خدائے تعالیٰ کا رحم ہو جاتا ہے اور اس درجہ میں اس کی دعائیں بطور اصطفاء کے منظور ہوتی ہیں نہ بطور ابتلاء کے اور وہ زمین پر حجت اللہ اور امان اللہ ہوتا ہے اور آسمان پر اس کے وجود سے خوشی کی جاتی ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ عطیہ جو اس کو عطا ہوتا ہے مکالمات الٰہیہ اور مخاطبات حضرت یزدانی ہیں جو بغیر شک اور شبہ اور کسی غبار کے چاند کے نور کی طرح اس کے دل پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔ اور ایک شدید الاثر لذت اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور طمانیت اور تسلی اور سکینت بخشتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 226 تا 231)

بی ایس آنرز کی کلاسز کا اجراء

(نصرت جہاں کالج بوائز اور گرلز کیمپس ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نصرت جہاں کالج میں طلباء وطالبات کیلئے بی ایس آنرز (چار سالہ) پروگرام کی کلاسز میں فزکس، میتھ، جیوگرافی اور انگلش کے مضامین میں داخلہ جات کا آغاز ہو رہا ہے۔ جس کا شیڈیول اور تفصیل درج ذیل ہے

1:۔ داخلہ فارم نصرت جہاں کالج بوائز دارالنصر، نصرت جہاں کالج گرلز، دارالرحمت اور نظارت تعلیم کے دفتر یا ویب سائٹ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

2:۔ داخلہ گورنمنٹ پالیسی اور یونیورسٹی کے قواعد وضوابط کے مطابق دیا جائے گا۔

3:۔ داخلہ کیلئے انٹرمیڈیٹ میں کم از کم 45% نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔

4:۔ طلباء وطالبات کا اے لیول یا انٹرمیڈیٹ IBCC کے کسی بھی منظور شدہ بورڈ سے پاس کیا ہونا ضروری ہے۔

5:۔ داخلہ فارم مورخہ 11 نومبر سے دستیاب ہیں۔ فارم کی فیس 100 روپے ہے

6:۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 نومبر 2014ء تک ہے۔

7:۔ فارم نصرت جہاں کالج بوائز کیمپس اور گرلز کیمپس دونوں میں جمع کروائے جاسکیں گے۔

8:۔ تحریری امتحان اور انٹرویو نصرت جہاں کالج گرلز دارالرحمت میں مورخہ 17 نومبر 2014ء کو صبح 11 بجے ہوگا۔ طلباء وطالبات اصل اسناد کے ساتھ انٹرویو میں تشریف لائیں۔

9:۔ کامیاب امیدواران کی میرٹ لسٹ 17 نومبر کی شام کو نصرت جہاں کالج دارالرحمت کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کردی جائے گی۔

10:۔ طلباء و طالبات اپنی فیس مورخہ 18 نومبر تک جمع کروا سکتے ہیں۔

11:۔ کلاسز کا آغاز 19 نومبر 2014ء کو ہوگا۔

باقی صفحہ 8 پر

ادار یہ

دعویٰ سے پہلے کی پاکیزہ زندگی کی شہادت

ماموریں الٰہی کی سچائی کی ایک بہت بڑی علامت ان کی پاکیزہ زندگی ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں ایسے حالات سے گزارتا ہے کہ ان کی قوم کے کثیر افراد ان کی دعویٰ سے پہلی کی متقیانہ زندگی کے گواہ بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی یہ سلسلہ جاری ہوا اور آپ دعویٰ سے قبل قریباً 4 سال 1864ء تا 1868ء والد صاحب کے حکم پر بسلسلہ ملازمت سیالکوٹ میں رہے۔ وہاں کے لوگوں نے عین جوانی میں آپ کی سچائی، راستبازی، تعلق باللہ اور عشق قرآن کے نظارے دیکھے اور عام لوگوں بلکہ عیسائی پادریوں پر بھی آپ کی نیک زندگی کا بہت گہرا اثر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بعد میں سیالکوٹ میں ایک مضبوط جماعت قائم ہوئی۔ جو نہایت مشہور اور معزز طبقہ کے اہل علم لوگوں پر مشتمل تھی اور عوام الناس میں بھی اس کا گہرا نفوذ تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود جماعت کے قیام کے بعد 1892ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے اپنی کتاب حیات احمد میں اس سفر کے حالات لکھے ہیں وہ فرماتے ہیں۔

چونکہ سیالکوٹ کے لوگوں نے آپ کے قیام سیالکوٹ کے زمانہ میں آپ کے کردار و سیرت کو دیکھا ہوا تھا اور ان کے دلوں میں آپ کی پاکیزہ زندگی اور غیرت دینی کے مظاہروں کا اثر خاص تھا۔ اس لئے انہیں عام طور پر آپ کے دعاوی پر تعجب تو ہوا۔ مگر انہوں نے آپ کی مخالفت میں کوئی ایسا قدم اٹھانے کی جرأت نہ کی جو شرافت اور اخلاق سے گرا ہوا ہوتا۔ بعض مخالف الرائے علماء بھی موجود تھے مگر ان میں سے جو ممتاز تھے۔ انہوں نے بیعت کر لی۔

چونکہ سیالکوٹ کے لوگ آپ کے اعلیٰ کردار سے واقف تھے اور ان کے دلوں میں آپ کے لئے خاص عزت تھی۔ اس لئے یہاں اس قسم کی بیہودگی نہیں ہوئی جو دہلی میں ہوئی اور لاہور سے بھی بہت زیادہ (باوجود اختلاف عقیدہ) احترام آپ کا ہوا۔ حضرت مولوی عبدالکریم کا سکہ ان کی قرآن دانی اور خطابت اور غیرت دینی کی وجہ سے تعلیم یافتہ اور دوسرے لوگوں پر تھا۔ ایسا ہی صدر بازار کی جامع مسجد کے امام حضرت مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب بھی سلسلہ بیعت میں داخل ہو گئے۔ (افسوس کہ وہ خلافت ثانیہ کی بیعت سے محروم رہ گئے) اور معزز خواتین بھی داخل سلسلہ ہوئیں۔ چنانچہ انہی دنوں میں مکرم سر ظفر اللہ خاں صاحب کی والدہ ماجدہ جو صاحب کشف و الہام تھیں داخل سلسلہ ہوئیں۔ اس وقت تک چودھری نصر اللہ خاں صاحب نے بیعت نہیں کی تھی مگر وہ مخالف بھی نہ تھے وہ اپنے معاصرین میں ایک ممتاز اور مشہور قانون دان ہونے کے علاوہ اپنی عملی زندگی میں بھی مُشَارٌ اِلَیہ تھے۔

غرض ان ایام میں سیالکوٹ میں ایک عجیب رونق تھی۔ حضرت حکیم حسام الدین صاحب کی گلی میں ہر وقت ایک اژدحام زیارت کرنے والوں کا ہوتا تھا۔ ان میں سے بعض وہ لوگ بھی ہوتے جو حضرت کے پہلے قیام سیالکوٹ کے زمانہ میں آپ کے اخلاقی اور عملی کمالات کی وجہ سے محبت کرتے تھے۔ اس سفر کے عجائبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بیعت کرنے والی خواتین میں وہ بزرگ بی بی مسماۃ حیات بی بی بنت میاں فضل الدین بھی تھی۔ جن کے مکان میں حضرت مسیح موعود عہد ملازمت سیالکوٹ میں مقیم تھے اور وہ آپ کے حسنات اور اخلاق فاضلہ کی چشم دید گواہ تھی۔ اس نے حضرت اقدس کی اس زمانہ کی زندگی کے حالات بھی بیان کئے ہیں۔ جو سیرت المہدی میں شائع ہوئے تھے۔ حضرت نے اپنے اس قیام سیالکوٹ میں خود موصوفہ حیات بی بی کو بلایا اور بڑے تلطف سے ان سے باتیں کیں یہ بزرگ بی بی ایک سو آٹھ سال کی عمر میں فوت ہوئی ہیں۔

عبدالکریم قدسی کے منتخب اشعار

اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل نہ کرو
روٹھنے والا کسی روز تو گھر آئے گا

گالیاں سن کے دعا دو کہ یہ راہِ حق میں
شرف و اعزاز ہے عظمت ہے بڑا گہنا ہے

میں ایک بات بتاتا چلوں زمانے کو
عزیز موت ہے جن کو وہ میرے ساتھ آئے

ہر موسم میں سچ کہنے کی ضد کرتے ہیں
ہم پھر بھی زندہ رہنے کی ضد کرتے ہیں

دارو رسن سے زنجیروں سے ڈرتے ہیں
اک ہم ہیں جو اس گہنے کی ضد کرتے ہیں

آنکھوں میں اترا ہے موسم ساون بھادوں کا
ہم سے گئے دنوں کا قصہ کس نے پوچھا ہے

سفر میں اس لئے سستا سکا نہ میں قدسیؔ
کہ اس عمل سے مرا قافلہ نکل جاتا

آ! کہ روشن ہوں بام و در پھر سے
آ! مرے گھر بھی سانورے سائیں

کون کر سکتا ہے خوشبو کو بھلا مٹھی میں قید
روشنی کو آج تک کوئی نہ پھانسی دے سکا

اب اس کو میکدہ کہنا عجیب لگتا ہے
جہاں نہ ساقی نہ جام و سبو نہ مے لوگو

نحیف شاخ سپرد ہوا نہیں کرنا
کبھی درخت سے خود کو جدا نہیں کرنا

زمین دل ہو کہ لاہور ہو یا لندن ہو
محبتوں کی عبادت قضا نہیں کرنا

دل کے دروازے پر ہلکی سی اک کھنک ہوئی دستک کی
میں نے پوچھا کون آیا ہے اور وہ بولے ہم آئے ہیں

میں اندھیروں کا باسی تھا لیکن مشعلِ بیعت نے
مجھ جیسے کمزور نظر کو روشن رستہ بخش دیا

خلوص و پیار سے اہل وطن کو بھیجتا ہے
محبتوں کے تحائف جلاوطن میرا

چلو کہ ہاتھ اٹھائیں دعا کریں قدسیؔ
عجیب موسموں کی زد میں ہے وطن میرا

گل کھلے قدسیؔ مگر میری طرف
کیوں توجہ کا گلاب آیا نہیں

روز ہی ڈھونا پڑتا ہے احساس کا مٹی گارا
صبر کی یہ دیوار کہاں تک اونچی کرنا ہوگی

زمینِ دل پہ سکینت کی اوس اتری ہے
لرزتے کانپتے جب بھی دعا بدست ہوئے

گلوں کے ساتھ ہیں جن کو عزیز کانٹے بھی
کچھ ایسے لوگ بھی قدسیؔ چمن پرست ہوئے

وفا کی رسم کو اک آن بان دیتے ہیں
جہادِ عشق میں ہم لوگ جان دیتے ہیں

پڑے تھے راہ میں آنسو، اٹھا لئے ورنہ
خوشی سے میں نے کوئی غم کہاں خریدا ہے

دنیا میں گو ہم جیسے مٹھی بھر ہیں
لیکن ہم ہی امن کے ماتھے کا جھومر ہیں

ہم تھوڑے ہیں لیکن ہمیں حقیر نہ سمجھو
ہمیں ابابیلوں کی چونچوں میں کنکر ہیں

☆......☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ رفاقتوں کی داستان

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی

(قسط دوم)

حضور کے ساتھ سیر

ایسے اوقات بھی آئے، خاص کر صبح کی سیر کے وقت جب حضور اکیلے چلنا پسند کرتے تھے۔ آپ کے آگے اور پیچھے محافظوں کا دستہ تقریباً 100 میٹر کی دوری پر چلتا۔ مثلاً لندن میں سیر کے دوران ایسا ہوتا تھا۔ لندن میں ایسی بہت سی سیروں کے متعلق مجھے یاد ہے جس میں افراد حضور سے ایک مخصوص فاصلے پر چلتے تھے۔ سیر کے تقریباً تین چوتھائی حصے کے بعد ایک چھوٹی سی جھیل آتی تھی جس کے پاس تین چار انصار ہاتھوں میں روٹی لئے حضور کا انتظار کر رہے ہوتے تھے۔ یہ روٹی حضور پرندوں، بطخوں اور گلہریوں وغیرہ کو ڈالتے تھے اور یہ صبح کی سیر کا معمول تھا۔ سیر کا بقیہ حصہ ہم اکٹھے گاڑی تک جایا کرتے تھے۔ اس دوران حضور سب سے بات چیت کرتے۔ انہوں نے ایک خواجہ کلب بنایا ہوا تھا۔ بسا اوقات وہ اپنے آپ پر بھی پھبتیاں کستے۔ حضور ان کے ساتھ ہنستے مسکراتے اور ان کے ساتھ مزاح بھی کرتے۔ مجھے بھی ایک دفعہ موقع ملا تو میں نے کہا کہ میں بھی آپ کے اس گروپ میں شامل ہونا چاہتا ہوں تو اس پر حضور نے صرف یہی ارشاد فرمایا کہ آپ کو کبھی بھی ان دیوانوں کے گروپ میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔ حضور بہت خوش طبع تھے۔

یہ آپ کی شخصیت کا خاص پہلو تھا جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے حضور کے لئے یہ بھی بہت ضروری تھا کہ آپ کو تنہائی میسر آئے۔ میں اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں کہ جب آدمی اکیلا ہو تو بالکل ہی اور ماحول ہوتا ہے۔ ایسا ہی ایک فرینکفرٹ کا واقعہ مجھے یاد ہے جب حضور صبح جنگل میں سیر کے وقت اکیلے جانا چاہتے تھے تو ہم اسی طرح پیچھے کافی فاصلے پر چل رہے تھے۔ میرا بیٹا میرے ساتھ تھا اور حضور کے پاس جانا چاہتا تھا۔ تو باڈی گارڈ نے کہا کہ بچے آگے جاسکتے ہیں۔ تب وہ آگے چلا گیا۔ بعد میں حضور نے مجھے بتایا کہ کس طرح مجھے پیچھے سے کسی بچے کے قریب آنے کی چاپ سنائی دے رہی تھی اور جب یہ قریب پہنچا تو اس نے مجھے پوچھا کہ کیا یہ میری چھڑی اٹھا سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں میں اسے خود اٹھا سکتا ہوں۔ اسی طرح تنہائی کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ بچے میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہیں وہ بیشک میرے ساتھ ساتھ چلیں لیکن بڑے نہیں۔ آپ دوسروں کے لئے بہت زود حس تھے۔ مثلاً جب کسی شخص کو یہ علم نہ ہوتا کہ وہ اپنے مسئلے کو آپ کی خدمت میں کیسے بیان کرے تو یہ بات آپ کے لئے پریشانی کا باعث بنتی۔ بچوں کو قطعاً ایسی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ یہ سادہ طبع ہوتے ہیں۔ اس لئے بچے کبھی بھی حضور کی تنہائی میں مخل نہیں ہوتے تھے۔ میں سمجھ سکتا ہوں کہ ایک ایسا شخص جس کا اتنے زیادہ لوگوں سے ملنا ہو اور جسے اتنے زیادہ مسائل کا سامنا ہو اسے خود اپنی ذات کے لئے بھی کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ آپ سیر کے لئے ہمیشہ نئے رستوں کا انتخاب فرماتے اور پہلے بتا دیتے کہ ایک گھنٹہ یا پینتالیس منٹ۔ حضور ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد جب دوبارہ صحت یاب ہوئے تو آپ نے پھر لمبی سیر شروع کردی۔ آخری سالوں میں آپ گھڑی دیکھ کر چلنے کا وقت نوٹ کرنے لگے اور میجر صاحب سائیکل پر آگے آگے چلتے اور سارا راستہ چیک کرتے۔ حضور کو پہلے سے یہ جاننے کی خواہش ہوتی تھی کہ رستہ کتنا لمبا ہے۔ پھر آپ اپنی گھڑی سے چیک کرتے اور یہ روزانہ کا معمول بن گیا تھا۔ بیت نور میں قیام کے وقت بھی آپ نے مختلف رستوں کی سیر کی۔ ناصر باغ میں بھی سیر کے مختلف رستے تھے۔ مجھے یاد ہے حضور ناصر باغ کی سیر کے دوران اتنا تیز چلے کہ ہم سب کو پسینہ آگیا۔ آپ بڑی سبک رفتاری سے چلتے تھے جسے آج ہم Power-Walking کہیں گے۔ یہ آپ ان دنوں کیا کرتے تھے اور روزانہ تقریباً آٹھ سے نو کلومیٹر ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ میں۔ ایک دفعہ حضور نے اپنی صبح کی سیر کے دوران سب کو ایک دم رکنے کے لئے کہا اور فرمایا کہ اب ہم ریس لگائیں۔ ہم تقریباً 20 افراد تھے جن کو باڈی گارڈز کے ساتھ دوڑ لگانی تھی۔

میں جب بھی اسلام آباد لندن میں ہوتا تو مجھے معلوم ہوتا تھا کہ آپ کس رستے پر سیر کے لئے جائیں گے۔ عین جلسہ کے دوران حضور نے سیر کے لئے لمبے رستے کا انتخاب کیا۔ پھر میں اس طرح چلا کہ بالآخر آپ سے جا ملا۔ تو یہ بڑا ہی خوبصورت اور پُر کیف سماں تھا۔ کبھی کبھار تو مجھے پہلے باڈی گارڈز کی گاڑی کو کراس کرنا پڑتا تھا پھر کہیں میں حضور سے ملتا وہ اپنی بیٹی کے ساتھ ہوتے اور آپ ہمیشہ فرماتے عبداللہ صاحب السلام علیکم اور کبھی میں مخالف سمت سے آتا تو بھی حضور بلند آواز سے سلام کہتے اور دوسری بہت سی دعائیں دیتے۔ اگر شوریٰ ہوتی تو صبح آپ وہیں شوریٰ میں پوچھ لیتے کہ آج کتنے کلومیٹر ہوئے ہیں۔ آپ نے ہمیشہ دوسروں سے ہماری ملاقاتوں کا ذکر کیا۔ ان صبح کے وقت کی سیروں نے ہم میں سے اکثروں کے دلوں پر دیرپا اثر چھوڑے ہیں۔ ان میں بہت سارے ایسے لوگ بھی شامل تھے جو شاید خود کبھی بھی ٹس سے مس نہ ہوتے لیکن انہوں نے اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے فٹ کیا جو بعض کے لئے تو کسی حد تک بڑا سخت تھا مگر تھا صحت افزا۔

حضور کا جماعت جرمنی کے ساتھ تعلق

حضور کا جماعت جرمنی سے ایک خاص تعلق تھا۔ اس کی ایک وجہ تو جماعت جرمنی کی تجنید تھی اور دوسری یہاں کے احمدیوں کی قربانی کا جذبہ۔ 89-1988ء میں ناصر باغ خریدنے کے بعد یہاں بڑے بڑے اجتماعات منعقد ہوئے۔ 1988ء میں تقریباً تین سے چار ہزار افراد نے شرکت کی اور پہلی دفعہ مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے اور میرے خیال کے مطابق پاکستان سے باہر پہلی دفعہ اتنا بڑا اجتماع منعقد ہوا تھا۔ چونکہ حضور پاکستان واپس نہیں جاسکتے تھے۔ اس لئے یہ اجتماعات آپ کے لئے غیر معمولی حیثیت کے حامل تھے اور اسی لئے آپ اس ماحول کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔ یہ ربوہ سے آئے ہوئے لوگ تھے جو اب ناصر باغ میں اکٹھے ہوئے تھے۔ حضور نے اپنی نظر التفات ان کو بخشی اور اپنے خطبہ اور خطابات میں بھی ان خدام کی تربیت پر بہت زور دیا۔ آپ نے اکثر اس بات کا ذکر کیا کہ کیا آپ کو یہاں آکر بہت تسکین ملتی ہے اور اس سے ربوہ کی یادیں تازہ ہوتی ہیں۔ مجھے ایسے اجتماع بھی یاد ہیں جن میں کبابیر Kababir اور فرانس سے ٹیمیں شامل ہوئی تھیں اور اس طرح یہ اجتماع ایک طرح سے یورپین اجتماع بنا گیا تھا۔

حضور نے خلافت سے تعلق کو مضبوط کرنے کی طرف ہمیشہ زور دیا۔ ہم میں سے ہر ایک کا حضور سے صرف جلسے اور اجتماعات کا ہی نہیں بلکہ ذاتی ملاقاتوں اور خطوط کے ذریعے ایک گہرا رابطہ تھا۔ اس میں بہت سارے افراد ایسے تھے جنہوں نے اپنی تجاویز آپ کی خدمت میں بھجوائیں۔ بہت سارے خدام ایسے تھے جنہوں نے تجاویز کے لئے لمبے لمبے خطوط لکھے۔ اس طرح آپ کو ہر طرف سے ہمیشہ بہترین معلومات ملتی رہتی تھیں۔ حضور صرف جماعت جرمنی کی دفتری رپورٹ پر ہی اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کو ہمیشہ علم ہوتا تھا کہ ملکی حالات اس وقت کیسے ہیں۔ آپ جب بھی اجتماعات پر تشریف لاتے تو اپنا بہت سارا قیمتی وقت ہم کو نوازتے۔ جن میں کچھ مخصوص پروگرام بھی شامل ہوتے۔ پھر آپ نے اجتماع کا معائنہ کرنا شروع کیا۔ اس طرح آپ ہر شعبہ کا تفصیلاً جائزہ لیا کرتے اور قیمتی نصائح سے نوازتے۔ یہ ہماری ایک ایسی ٹریننگ تھی جس کی ہمیں اس وقت اشد ضرورت تھی۔ حضور ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہیں کہ معائنے پر تین تین گھنٹے لگ جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایسے ڈیوٹی والے بھی ہوتے تھے جو ان سب ہدایات کو لکھتے جاتے۔ چند شعبہ جات کے پاس جاکر آپ کافی دیر تک بھی ٹھہرے رہتے اور پھر ان سے اس شعبہ میں پیدا ہونے والی مشکلات کے بارہ میں پوچھتے۔ اجتماعات کے علاوہ حضور جلسے کا معائنہ بھی اسی طرح فرماتے۔ ایک روایت سے زیادہ یہ اس وقت کی اہم ترین ضرورت تھی یا جن لوگوں پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے انہیں وہ نظام، طریقے اور تکنیکیں بتادی جائیں جو جماعت میں شروع سے رائج اور مستعمل تھیں۔ حضور نے شعبہ ضیافت کو خاص ہدایت کی ہوئی تھی کہ کون سے وقت میں کون سا کھانا پکایا جانا چاہئے۔ مثلاً دال صرف دوپہر میں پکے شام کو نہیں، شام کو کوئی اور سالن پکنا چاہئے۔ جب کچھ اچھا نہ پکتا تو بھی آپ ہماری راہنمائی فرماتے۔ آج جو معیار ہم نے حاصل کیا ہے اس کا سہرا اسی وقت کے سر ہے۔ میں بھی وہ سب اپنے علم میں نہ لا سکا جو تفصیلی ہدایات حضور نے باورچیوں کو دی تھیں۔ جب بھی جماعت جرمنی کوئی مشین تیار کرتی تو آپ اس کی عزت افزائی فرماتے۔ معائنہ کے دوران بازار میں مختلف دکانوں سے بھی کھانے کی چیزیں چیک کرتے اور جو باقی بچتا وہ دوسروں کے لئے تبرک کے طور پر چھوڑ دیتے اور میرے لئے ترتیب رکھنا مشکل ہوجاتی، کباب، آئس کریم، پان اور اس طرح دوسری اشیاء۔ حضور نے کبھی بھی زیادہ نہیں کھایا۔ آپ ہمیشہ اپنی تھالی میں کم ڈالتے اور ادب کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہم بھی کم ہی ڈالتے اور نتیجتاً پیٹ بھر کر نہ کھا سکتے۔ جو ہمارے لئے بہتر ہی تھا۔ حضور کھیل کے مقابلہ جات دیکھنے کے لئے بڑی گرمجوشی دکھاتے اور پوچھتے کہ کون سی ٹیم کب کھیلے گی۔ آپ کو یہ بھی علم ہوتا کہ کون سی ٹیمیں سخت ہیں اور کون سی کمزور اور آپ خاص خاص مقابلہ جات کو دیکھنے کی خواہش بھی کرتے۔ مگر یہاں میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ یہ صرف کبڈی کے میچ نہیں ہوتے تھے بلکہ دوسرے مقابلہ جات بھی مثلاً فٹ بال اور والی بال کے میچ بھی حضور دیکھتے تھے۔ حالانکہ آپ کو ان کھیلوں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہوتی تھی لیکن پھر بھی ان کے لئے وقت نکالتے اور وہاں رونق افروز ہو کر ٹیموں کا حوصلہ بڑھاتے۔

حضور کے ساتھ دعوت الی اللہ کی میٹنگز

حضور کے دورہ جات کا ایک بڑا حصہ دعوت الی اللہ

کے کاموں میں صرف ہوتا تھا۔ مجھے اس پہلی دعوت الی اللہ میٹنگ کے متعلق یاد ہے جس کا اہتمام مکرم ڈاکٹر قریشی صاحب نے کیا تھا۔قریشی صاحب ان دنوں گروس گیراؤ میں ڈینٹسٹ Dentist تھے۔ اس لئے آپ کی کافی واقفیت تھی۔علاوہ ازیں آپ وہ پہلے احمدی تھے جن کے پاس جرمنی میں ذاتی مکان تھا۔ڈاکٹر صاحب نے ایک شام اپنے مکان پر جرمن دوستوں کے ساتھ دعوت الی اللہ نشست کا اہتمام کیا جن کو خود انہوں نے دعوت دی تھی اور حضور کو بھی اس پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ ہمارا آٹھ افراد کا قافلہ وہاں پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب کے گھر کا ڈرائنگ روم کافی بڑا تھا جس میں قریشی صاحب نے اپنا اور شہر کے کونسلر کا تعارف کروایا۔ میری حیثیت ان دنوں گمنامی کی سی تھی۔ میں کسی کو جانتا تھا نہ کوئی مجھے جانتا تھا۔اس لئے میں اس سکوت کو نہیں توڑ سکتا تھا۔ اسی لئے یہ خاموشی عجیب سا منظر پیش کرنے لگی کہ اتنے میں حضور نے گفتگو کو سنبھالا اور اپنے یورپ میں کی گئی سیاحتوں کے واقعات سنانے لگے۔ حاضرین مجلس انگشت بدنداں تھے اور مجھے لگ رہا تھا کہ یہ ضرور سوچ رہے ہوں گے آیا کہ جو حضور بتا رہے وہ واقعی درست بھی ہے؟ آپ نے کافی عمدہ واقعات سنائے۔ مثلاً آپ نے بتایا کہ آپ کے پاس ایک بہت پرانی گاڑی تھی جو آپ نے ایک امیر آدمی کی نئی گاڑی کے ساتھ بدل لی۔لوگ آپ کے چہرہ مبارک میں گم ہو کر باتیں سنتے رہے۔ کافی دیر بعد آپ نے محسوس کیا کہ محفل اب معمول کی باتوں Small Talk میں تبدیل ہو رہی ہے تو رخصت لے کر وہاں سے نکل آئے۔ ایسی صورتحال پر کبھی تکلفات میں نہیں پڑے۔ مجھے ہمیشہ ہی حد درجہ کی حیرانگی ہوتی کہ کس طرح لوگوں پر حضور کی شخصیت کا جادو چھا جاتا۔حضور ہمیں اکثر اپنی نوجوانی کے واقعات بتایا کرتے تھے جن میں ایک واقعہ ان دنوں کا ہے جب آپ یونیورسٹی میں طالب علم تھے۔ مثلاً آپ نے وہاں نفسیاتی گیمیں پیش کیں۔ جس کے ذریعے آپ نے دوسروں پر یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ بغیر الفاظ کے بھی کمیونیکیشن ہو سکتی ہے۔ جسے (Parapsychology) ماورائے نفسیات کہتے ہیں۔

علم میں اضافہ کے لئے حضور کے ساتھ دعوت الی اللہ میٹنگ کے علاوہ اور کوئی دوسری جگہ نہیں ہو سکتی تھی اس کے علاوہ ہم نے یہ بھی سیکھا کہ آپ بعض مخصوص سوالات کے جوابات کس طرح دیا کرتے۔ میں نے خود بھی یہ نوٹ کیا کہ اس طرح انسان کو اپنے خیالات کو آپ کی سوچ کے مطابق ڈھالنے میں بہت مدد ملتی تھی۔ وقت کے ساتھ ساتھ حضور کے دیئے ہوئے جوابات ہمارے ذہن نشین ہو گئے تھے۔مگر ہدایت اللہ ہیوبش صاحب بھی بذات خود ان تجربات سے گزرے ہیں۔آپ حضور کی میٹنگ میں ترجمانی کے فرائض انجام دیتے تھے اور ترجمہ کرتے کرتے خود بھی حضور کے طرز فکر سے ہم آہنگ ہو گئے اور جب ترجمانی ٹھیک نہ ہو پاتی تو حضور مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی طرف گھوم کر پوچھتے آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے کیا بات ہے؟ پھر کچھ عرصہ تک حضور نے مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب پر خاص توجہ دی اور اس طرح انہیں وہ طاقت مہیا ہوئی جو کہ ترجمہ کرنے کے لئے ضروری تھی۔اس کے بعد پھر ایسا بھی نظارہ ہم نے دیکھا کہ حضور لمبی گفتگو فرماتے اور ہدایت اللہ ہیوبش صاحب اس آدھے گھنٹہ کا لفظ بلفظ ترجمہ کر لیتے اور جب دوبارہ کوئی مشکل پیش آتی تو حضور پھر سے ان کی طرف متوجہ ہوتے اور آپ کو ہدایات سے نوازتے اور جب حضور بوزنین، البانین، جرمن اور دوسرے لوگوں سے اکٹھی گفتگو فرماتے تو آپ کو ہمیشہ علم ہوتا کہ اب کس انداز میں گفتگو کرنی بہتر ہے۔ان میں چاہے کوئی غصے والا ہوتا یا کوئی اور سب محظوظ ہوتے۔ یہ بات حیران کن تھی کہ حضور ہر قسم کے حالات کو اپنے حق میں کر لینے کا فن رکھتے تھے۔

آپ نے ہمیں یہ بھی سکھایا کہ مہمانوں کا خیال رکھنا کس قدر ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے جب مہمان آئے تو آپ ان کی مہمان نوازی کے لئے ہمیشہ مصروف نظر آئے۔ میں نے کبھی بھی اس طرح آئے ہوئے مہمانوں کا اتنا خیال نہیں رکھا۔حضور انہیں دروازے میں آ کر خوش آمدید کہتے اور ان کو پورا وقت دیتے۔ان کا ہر طرح سے خیال رکھتے۔ ان سے باتیں کرتے اور ان کی ذاتی زندگی کے بارے میں معلومات حاصل کرتے حتیٰ کہ بوقت الوداع ان کی گاڑی تک آتے اور اگر بارش ہوتی تو چھتری لے کر ان کو گاڑی تک چھوڑنے کے لئے ساتھ آتے۔ آپ کو اپنے ان فرائض کی انجام دہی سے کوئی بھی غافل نہ کر سکا۔حضور اقدس نے ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کہ مہمانوں کو تحائف بھی ملیں۔ چاہے ایک نہایت چھوٹی سی توجہ ہی کیوں نہ ہو۔لیکن مہمانوں نے کبھی بھی اس کو منفی انداز میں نہیں دیکھا۔ کیونکہ حضور یہ تحائف بڑی سادگی اور پیارے انداز میں دیتے تھے۔

مجالس عرفان تو ایک فیملی ملاقات کی طرح ہوتی تھیں۔ یہ ایک پرائیویٹ سا معاملہ ہو گیا تھا چاہے باہر گرمی ہوتی یا سردی ہمیشہ اکٹھے بیٹھتے اور مغرب وعشاء کی نماز کے بعد اکثر ایسا ہوتا۔ یوں کہیں کہ ایک بڑا خاص قسم کا ماحول ہوتا تھا۔ خیمے کے اندر تقریباً پانچ ہزار لوگ ہوتے تھے مگر یہی احساس رہتا کہ ہم سب ساتھ ساتھ ہیں۔ حضور ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا کرتے کہ ہر کوئی آپ کے جادو میں جکڑا جاتا۔ ایک لمحے میں مزاح ہوتا تو دوسرے ہی لمحے آپ سنجیدہ ہوتے۔ یہ ایک ایسا ماحول تھا جس میں محبت اور اجتماعیت پنپ رہی تھی۔ ہمارے خلیفہ ایسے ہیرے کی مانند تھے جس سے ہر قسم کی روشنی پھوٹتی تھی۔ جب حضور ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو دوسروں سے ممتاز ہو کر نہ بیٹھتے۔آپ عین درمیان میں ایسے بیٹھتے تھے جیسے آپ سب کا حصہ ہوں۔ آپ ہمارے لئے ایک سواری کی طرح تھے۔ اس بات کا ذکر حضور نے ہمیں تالی بجانے کے متعلق بتاتے ہوئے کہا کہ جب کوئی خاص موقع ہو اور ہم بہت خوش ہوں تو ہمیں تالی نہیں بجانی چاہئے کیونکہ اس سے فنکار اور ناظرین کے درمیان فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے۔لیکن ہماری اپنائیت اور سارے کام مل کر کرنے کی یہ بالکل ہی انوکھی صورت ہے جس میں ہم سب دعاؤں، دلی خواہشات اور آنسوؤں سے بندھے ہوئے ہیں۔ دنیا بیشک اسے نہ سمجھے۔

حضور نے ہمیں بار بار یہی فرمایا کہ ہماری جماعت عیسائی دنیا کے مقابلہ میں بیشک چھوٹی ہے لیکن یہ سوچ کر ہم اپنے فوجی (مربیان) تیار کرنے چھوڑ نہیں سکتے۔ اس سے ملکیت مراد نہیں بلکہ محاورۃً ارشاد فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا ہمیں آفیسر بنانے چاہئیں۔ ان دنوں اس طرح کی مثال پہلی جنگ عظیم کے بعد جرمنوں میں ملتی ہے۔اس وقت جرمن حکومت کو بڑی آرمی رکھنے کی اجازت نہ تھی تو انہوں نے زیادہ آفیسر تیار کرنے کی طرف توجہ شروع کر دی۔ بعینہٖ اس طرح حضور نے فرمایا کہ ہمیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔آپ نے ہمیشہ اس بات کو بہت زیادہ اہمیت دی کہ داعی الی اللہ تیار کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ دعوت الی اللہ کے سیمینار منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر آپ نے ہمیں دعوت الی اللہ کے ٹارگٹ دینے شروع کئے اور ان ٹارگٹس کو ہم نے کم وبیش پورا بھی کیا۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور رحمت تھی کہ بوزنیا اور بالقان کی جنگ کے بعد جرمنی جس حالت میں تھا کہ ہر طرف مسلمان گھومتے پھرتے نظر آتے تھے۔ جن کے سر پر سایہ نہ تھا وہ لوگ جو پیدا تو مسلمان ہوئے لیکن اسلام سے واقف نہ تھے جو نہیں جانتے تھے کہ اسلام میں کون سی خوبیاں چھپی ہوئی ہیں تو دین حق کا یہ زندہ چہرہ جو ہمارے پاس تھا جب ان کو ہم سے متعارف ہوا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

جب دس ہزار افراد اکٹھے جماعت میں شامل ہوں گے تو لازمی بات ہے کہ ان کو سنبھالنا مشکل ہو گا۔حضور نے ایک مرتبہ مجھے فرمایا کہ مجھے پہلے سے ہی اس کا اندازہ تھا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم کم ازکم ان لوگوں تک جماعتی لٹریچر ہی بہم پہنچا دیں تا کہ ان کو جماعت کی بنیادی تعلیمات سے ہی آگاہی ہو جائے۔ تا کہ کم ازکم یہ ہم سے وہ علم حاصل کر لیں جو یہ لوگ غیروں کی دسترس میں ہوتے ہوئے کبھی بھی ہم سے نہ حاصل کرتے۔ حضور نے فرمایا بیشک ہماری دن رات کی دعوت الی اللہ کی تگ و دو اس طرح کے پھل نہ بھی عطا کرے لیکن پھر بھی یہ اس سے بہتر ہے کہ ہم ان پر کوئی بھی اثر نہ چھوڑیں۔

وقت نے بعد ازاں ثابت کیا کہ ان ممالک میں جہاں سے یہ پناہ گزین آئے تھے ہماری جماعت قائم ہو گئی۔ گو ان جماعتوں نے آہستہ آہستہ ترقی کی لیکن مسلسل کی اور ان ممالک میں آج ہماری پہچان ہے۔لوگ ہمارا لٹریچر پڑھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ کہاں سے ملے گا۔ جرمنی میں اس وقت 2.2 ملین ترک آباد ہیں جو بڑی آسانی سے ہماری تعلیمات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔مگر اپنے (Hoja) ملاں کی دی ہوئی تعلیم کی وجہ سے ان کے دل اس قدر مردہ ہو چکے ہیں کہ یہ ہمارا لٹریچر تک نہیں پڑھتے۔ جس کا مطلب ہے ہمارے علم الکلام تک بھی ان کی رسائی نہیں۔ اس کے برعکس بوزنین لوگوں کے گھروں میں ہماری کتابیں موجود ہیں اور انہوں نے ان کا کچھ حصہ پڑھا بھی ہے۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ وہ فوری طور پر مذہب کی مکمل پیروی نہیں کر سکتے تھے۔ تاریخ ہی بتائے گی کہ ایسا کرنا کیوں ضروری تھا اور ایسا صرف حضور کی وجہ سے ہی ممکن ہوا تھا جو ہم اس وقت اتنی بڑی چھلانگ لگا سکے تھے۔ان دنوں ناصر باغ میں حضور کے زیر نگرانی ایک دعوت الی اللہ میٹنگ کا انعقاد ہوا جس میں تقریباً 10,8 ہزار بوزنین افراد نے شرکت کی۔ یہ ایک غیر معمولی میٹنگ تھی جس کا انتظام جماعت نے کیا تھا۔اس وقت جماعت ایسی پوزیشن میں نہیں تھی کہ اتنے زیادہ افراد کے لئے ایک بڑا ہال کرایہ پر لے سکے۔ اس وقت وہاں ایسا ماحول بن گیا جس نے ہمیں ایک نئی طرز پر سوچنے کے لئے مجبور کر دیا۔ ایک ایسی صورتحال جس نے ہمیں بتایا کہ اگر ہم ایک خاص سمت میں کام کریں تو ہم بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔حضور نے ان افراد پر بہت محنت کی۔ جب بھی حضور ہمارے پاس تشریف لاتے تو اکثر ہم ایک دن میں ایک سے زیادہ دعوت الی اللہ کی ملاقاتوں کا اہتمام کرتے۔ ان دنوں ہم نے واقعتاً جرمنی بھر کے سفر کئے۔

ایک ایسی ہی تقریب کے بارہ میں مجھے یاد ہے میرے خیال کے مطابق Erfurt (Germany) میں یہ واقعہ ہوا تھا۔ وہاں ہم پہلی مرتبہ گئے تھے۔ وہاں حضور نے لوگوں سے گفتگو شروع کر دی۔ اس گفتگو اور لیکچر کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔آج بھی پڑھا لکھا طبقہ کتابوں وغیرہ کی نمائش پر ملتا ہے تو بلا مبالغہ اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ آپ لوگ ہمارے ہاں اپنی جماعت کا قیام کریں۔ وہ چاہتے ہیں کہ احمدی وہاں آباد ہوں۔ اس لئے ہمیں اپنے ارادوں کو اور مضبوط کرنا چاہئے کہ ہم نے ابھی بہت سے علاقوں میں نئی (بیوت الذکر) بناتے چلے جانا ہیں۔

حضور کو دعوت الی اللہ سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ نے دعوت الی اللہ کی اہمیت صرف اپنے خطابات میں ہی واضح نہیں فرمائی بلکہ خط و کتابت اور ذاتی روابط کے ذریعے بھی حضور نے ہر احمدی پر اس کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ بہت سارے لوگ اپنے دعوت الی اللہ کے روابط کے بارہ میں حضور کی خدمت میں خطوط لکھتے۔آپ نے ان کو ہمیشہ اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔ آپ نے ایک دفعہ ہمیں فرمایا کہ ہمیں مواخات کے نظام کو قائم کرنا چاہئے۔ ایک ایسا نظام جو اس سے قبل مدینہ منورہ میں قائم کیا گیا تھا کہ ہم نگہداشت کرنے والی فیملیاں تیار

کریں۔ میں جانتا ہوں کہ اس کا قیام گروس گیراؤ Gross-Gerau اور کچھ دوسرے شہروں میں ہوا بھی مگر اس کے باوجود مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ ہم ذہنی طور پر اس کے لئے ابھی تیار نہ تھے۔ ہم نے اس نظام کے مطابق کام تو کیا لیکن مشکلات اس وقت پیش آئیں جب یہ لوگ شادی کی عمر کو پہنچے۔ انہوں نے دوبارہ اپنی پہلی فیملیوں میں شادیاں کرنا شروع کر دیں۔ وہاں ان کے میل جول اور روابط تھے اور ہم ان کی اچھی تربیت بھی نہ کر سکے۔ اسی لئے بہت کم مخلوط شادیاں ہوئیں جو کہ تبدیلی کا باعث بن سکتی تھیں۔ اگر ہم نے اس وقت حضور کی ہدایات پر عمل کیا ہوتا تو ہم یہاں کے کافی گھروں کو تباہ ہونے سے بچا سکتے تھے۔ حضور کی خواہش تھی کہ جماعتوں میں دعوت الی اللہ کا مواد بہم پہنچایا جائے۔ یہ مواد ہر ملک اور ہر زبان میں ہو۔ اس بارے میں آپ نے مزید ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر پمفلٹ اور کتاب کے پیچھے انگریزی زبان میں اس کتاب کا مختصر تعارف تحریر کیا جائے۔ آپ نے ڈیسک سسٹم تشکیل دیا۔ مختلف اقوام کے لئے مختلف ڈیسک بنائے گئے۔ اس وقت ہم نے غیر ملکی سیاحوں کے لئے بھی کام کرنا شروع کر دیا تھا حضور اقدس کی انہی ہدایات کے تحت ہم سپین بھی گئے اور وہاں کی چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی بھی مدد کی جو آج اپنے پاؤں پر کھڑی ہو چکی ہیں۔ تقریباً ان تمام ممالک میں نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ آپ نے ہمیں ہمیشہ نئی نئی تجاویز دیں اور پھر قرآن کریم کا ترجمہ حضور کی شدید دلی خواہش تھی۔ اسی طرح کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا ترجمہ بھی آپ کی اولین خواہشات میں سے ایک تھا۔ اس ضمن میں پھر 1989ء میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر چھوٹے چھوٹے پمفلٹ شائع کئے گئے۔ یہ تجویز بھی حضور کی ہی تھی۔ حضور نے ہمارے اندر کسی بھی دعوت الی اللہ کے موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینے کے شعور کو بیدار کر دیا تھا۔ ہر ملک میں ہر انسان تک ہم نے پہنچنا تھا۔

حضور کی گھر تشریف آوری

ان دنوں انشورنس سے کچھ رقم ملی تھی جس سے میں نے ایک گھر خریدا تھا۔ ویسے میں نے گھر خریدنے کے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

گھر خریدنے کے بعد میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اپنے نئے گھر میں دعوت کی۔ حضور اور بیگم صاحبہ جب پہلی بار تشریف لائے تو ہم نے ان کے لئے اوپر والے کمرے میں جگہ بنائی۔ ناصر باغ میں ان دنوں ہمارے پاس رہائش کی سہولت میسر نہ تھی۔ دوسری دفعہ جب حضور یہاں تشریف لائے تو آپ ڈرائنگ روم کے ساتھ والے کمرے میں تشریف فرما تھے۔ پھر میرے بچے آئے تو وہ ہر وقت حضور کے ساتھ رہنا چاہتے تھے۔ حضور کھانا تناول فرماتے تو میرا ایک بچہ ایک ران پر اور دوسرا دوسری ران پر بٹھا لیتے۔ یہ حضور کے لئے یقیناً آرام دہ نہیں تھا لیکن جب بھی میں بچوں کو حضور سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی تو آپ نے فرمایا کہ رہنے دو ایسے ہی ٹھیک ہے۔ آپ کو ایسا کرنا بہت اچھا لگتا۔ اس حالت میں کھانا کھانا واقعتاً مشکل تھا۔ لیکن پھر بھی آپ نے بچوں کو اپنے سے نہ ہٹایا۔

صراط مستقیم کی ہدایت

حضور نے وقتاً فوقتاً ہماری ہر لحاظ سے ہمت بندھائی اور ہر لحاظ سے مدد کی۔ آپ کے ساتھ رہ کر مجھے غیر معمولی تجربات ہوئے۔ آپ کی ایک تقریر کے بارہ میں مجھے یاد ہے جو آپ نے بر موقع اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی بمقام Bad-Kreuznach باد کروئزناخ ارشاد فرمائی تھی۔ آپ کا ہر جملہ میری روح اور میرے دل میں اترتا چلا گیا۔ تمام خطاب کے دوران میں لگاتار روتا رہا۔ ہر جملہ جو حضور ارشاد فرماتے انتہائی صاف اور نمایاں تھا، ہلا دینے والا، اثر انداز ہونے والا، واضح اور واضح کر دینے والا۔ آپ کا فرمایا ہوا ہر لفظ اپنے اندر گہری حکمت لئے ہوئے تھا۔ آپ کی پوری تقریر میں کوئی فالتو لفظ نہیں تھا۔ حضور کو وقت کے ساتھ ساتھ تقریر کرنے کا ایسا ملکہ حاصل ہو گیا تھا کہ آپ اس کے ذریعے لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں تک اتر جاتے۔ آخر سب حد بندیاں ختم ہو گئیں اور میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ جب حضور اپنے خطاب سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پاس چلا گیا آپ نے مڑ کر دیکھا اور مجھے گلے سے لگا لیا۔ یہ ایک ایسا عمل تھا جیسے کسی کو علم گھوٹ کر پلا دیا جائے جو کہ نہ صرف اس کی ترقی کا باعث ہو بلکہ تمام زندگی راہ راست پر چلنے کے لئے ممد و معاون ہو جائے۔ جب میں حضور کے ساتھ ہوتا تھا تو مجھے ایک مخصوص قسم کی حفاظت میں ہونے کا احساس رہتا تھا۔ ہپی Hippie لوگوں کے دور میں ہمارا ایک خواب تھا کہ ہم ایک ایسی شعوری حالت حاصل کر لیں کہ جس کے بعد ہم سڑکوں پر چلنے والے عام لوگوں کو بھی فوراً اپنے ساتھ ملا سکیں۔ ہم اس طریقے سے دنیا کو بدلنا چاہتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور میں یہ قوت اور صلاحیت موجود ہے۔ آپ لوگوں کے ساتھ صرف بات چیت کرتے اور وہ تمام مخالفت چھوڑ کر ساتھ ہو لیتے اور جب بھی ہم حضور کے ساتھ ہوتے تو یہ بات ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں رہتی۔ He had the control in every situation (آپ کو ہر صورتحال پر مکمل کنٹرول حاصل تھا)۔

اوائل میں ہم ایک دفعہ Gross-Gerau کی شہر کی اسمبلی میں گئے تو شہر کا میئر یہ تمام صورتحال دیکھ کر کچھ پریشان سا ہو گیا۔ شاید یہ سب اس کی توقع سے بڑھ کر تھا۔ بہر صورت حضور نے اس موقع پر بھی صورتحال کو خود ہی سنبھالا اور مجھے خود ہی پوچھا مجھے کہاں بیٹھنا چاہئے اور گفتگو کا آغاز فرمایا۔ ایک جادوئی قوت تھی جو حضور میں موجود تھی۔ لوگوں نے آپ کے اندر سے نکلنے والی خاص شعاعوں کے بارے میں بھی ہمیشہ اظہار اختیار کیا۔ لوگ اکثر اس بات کا اعتراف کرتے کہ حضور کے قرب میں انہوں نے کچھ ایسا محسوس کیا جو انہوں نے اس سے پہلے کبھی بھی محسوس نہیں کیا تھا۔

اجتماعات میں حضور کی شرکت

جرمنی میں منعقد ہونے والے اجتماعات نے روحانی، ذہنی اور کھیلوں کے لحاظ سے بہت ترقی کی ہے مثلاً ہم نے کھیل کے اچھے میدانوں میں کھیل کر ہمیشہ ہی ملکی سطح کی کھیلوں کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور یقیناً ہماری ٹیمیں بھی بہتر ہوئی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اوقات حضور کبڈی کے کھلاڑیوں کی ٹریننگ کے طریقہ کار پر بھی توجہ دیتے اور اپنی ہدایات و مشورہ جات سے نوازتے۔ یہاں پر اکا دکا یورپین، امریکن یا افریقن بھی تھے جو کبڈی کھیلتے تھے۔ حضور نے ایک دفعہ مجھ سے بھی پوچھا کہ میں کبڈی کیوں نہیں کھیلتا اور کرتے کرتے آخر ایک دفعہ حضور نے مجھے فرمایا کہ ایک کبڈی میچ میں مجھے بھی ضرور حصہ لینا چاہئے۔ اس وقت میجر صاحب آپ کے حفاظتی دستہ کے انچارج تھے اور وہ بھی کبڈی کھیلنا چاہتے تھے۔ حضور نے تجویز دی کہ یہ میچ قافلہ کی ٹیم اور جرمنی کی نیشنل عاملہ کی ٹیم کے درمیان ہونا چاہئے۔ ہماری مخالف ٹیم کے افراد نسبتاً کم عمر تھے بلکہ اکثر ان میں سے ابھی خدام تھے۔

ہم نے کھیل کا اہتمام کیا اور اس طرح باقاعدہ طور پر ایک منظّم میچ کا انعقاد ہوا جس میں جاپھی اور کبڈر شامل تھے۔ اس میچ کا اپنا ہی مزہ تھا کیونکہ سب جانتے تھے کہ یہ میچ حضور کی آنکھوں کے سامنے کھیلا جا رہا تھا۔ حضور نے اس کھیل پر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور بہت لطف اندوز ہوئے۔ میں اس کھیل کی جدت اور روح کو اب آ کر سمجھا ہوں۔ مجھے یہ دیکھ کر اور بھی جوش آتا تھا کہ کس طرح اس کبڈی نے ہمیں اپنے ڈر اور غصے پر قابو پانا سکھایا۔ اس کھیل نے ہمیں عاجزی اور ڈسپلن سکھایا اور ایسی باتیں سکھائیں کہ ایک ٹیم کی صورت میں نبرد آزما ہونے پر کون سے اصول اختیار کرنے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ میچ ہم جیت گئے۔ میچ کے اس نتیجہ کی ہمیں بالکل توقع نہیں تھی۔ جماعت جرمنی کے لئے یہ ایک کامیابی تھی اور ہم اس سے بھرپور لطف اندوز ہوئے۔ ہمیں علم نہیں تھا لیکن ہماری مخالف ٹیم نے اپنی اس ہار کو بہت سنجیدہ سے لیا۔ چنانچہ اگلے سال یہ میچ دوبارہ کھیلا گیا۔ اس کے برعکس ہم نے اسے سنجیدہ نہ لیا اور میچ کی تیاری نہ ہونے کے برابر کی۔ حضور کو اس میچ کا علم ہوا تو آپ نے ہمیں مفید مشورے بھی دیئے۔ حضور دونوں ٹیموں سے محبت رکھتے تھے اور یہ ملکہ بھی آپ میں ہی تھا کہ دونوں کو یکساں احساس محبت سے نوازتے تھے۔ آپ نے کبھی کسی کو ترجیح نہیں دی بلکہ اس طرح خیال کرتے جس سے سب کو مزا آئے۔ آخر اگلے سال وہ دوبارہ آئے تو اس دفعہ ان کے ساتھ دو نئے باڈی گارڈز تھے جو بہت اچھے کبڈی کے کھلاڑی تھے۔ وہ سب تکنیکی مہارتوں پر عبور رکھتے تھے۔ مثلاً جب بھی وہ ہمیں ٹانگوں سے پکڑتے تو ہر ممکن تگ و دو کے باوجود جانے نہ دیتے۔ اس دفعہ انہوں نے نسبتاً کمزور افراد کو ٹیم میں شامل نہیں کیا۔ جیسے حضور کے ڈرائیور کو۔ وہ ہم سے بازی لے گئے اور پھر دونوں ٹیموں کے درمیان وہی خالی سورج کی روشنی چمک رہی تھی (یعنی وقت نے ایک دفعہ پھر پلڑا برابر کر دیا)۔ ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات نے سب کو محظوظ کیا اور افراد جماعت نے اس سے بہت لطف اٹھایا۔ اس کا اتنا اثر ہوا کہ بالآخر جرمنی کی ایک بہترین کبڈی کی ٹیم تیار ہو گئی۔ کینیڈا میں ایک جماعت تھی جس کے خدام نے سخت اور انتھک محنت کی اور جب انہوں نے سمجھا کہ اب وہ ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں تو انہوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ ہمارے ساتھ کھیلنا چاہتے ہیں۔ اس طرح کبڈی ٹیم کے کپتان کا آپ سے گہرا تعلق قائم ہو گیا۔ انہوں نے حضور کو اپنا مدعا بیان کیا اور اجازت ملنے پر اپنی ٹیم کی بھرپور ٹریننگ شروع کر دی اور ٹیم کی تیاری میں حضور نے بھی از راہ شفقت راہنمائی فرمائی۔ وہ اس موقع کو اپنے لئے ایک یادگار بنانا چاہتے تھے اور جماعت جرمنی کے لئے ایک سخت چیلنج۔ 2000ء کے اجتماع میں جس میں حضور نے شمولیت کی، یہ ٹیم کینیڈا سے آئی۔ میرے خیال کے مطابق یہ کبڈی کا سب سے بہترین ٹورنامنٹ تھا جو ہمیں جرمنی میں دیکھنے کو ملا اس کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ یہ ماننا پڑے گا کہ ہمارے کھلاڑی بہت بہتر تھے لیکن مہمان ٹیم کے کھلاڑیوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے انتہا درجہ کی ٹریننگ کی ہوئی تھی۔ ان کے جسم پر چربی نام کی بھی نظر نہیں آتی تھی۔ ہمارے کھلاڑیوں کے پاس اچھی تکنیکی مہارت تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ کاہل ہو چکے تھے۔ انہوں نے صرف اپنی مہارت کو کافی سمجھا اور سخت محنت پر زور نہیں دیا۔ یہ میچ اتنا سخت تھا کہ کینیڈین ٹیم بمشکل جیتی۔ ہمارے خدام کے لئے یہ بڑا سبق آموز میچ تھا کیونکہ یہ بڑے خود نما ہو چکے تھے۔ کافی عرصے سے ان کو ایک اچھا مدمقابل نہیں ملا تھا اس لئے ان کی چستیوں پر سستیاں غالب آ گئی تھیں۔

یہ میچ حضور کے دل کو بہت بھایا اور آپ بہت لطف اندوز ہوئے۔ آپ نے کبھی بھی سطحی خوشی کا اظہار نہیں کیا اور نہ اپنی باتوں میں کبھی ایسا ظاہر کیا

باقی صفحہ 6 پر

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

دعا کا فلسفہ، حقیقت اور اس کی برکات

اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''آج کل کے بعض ملحدانہ خیال رکھنے والے جو یورپ کے فلسفہ اور نیچر کے تابع ہوگئے ہیں اور اجابت اور قبولیت دعا کے منکر ہیں۔ ان کے یہ خیالات سراسر باطل ہیں کہ قبولیت دعا کچھ چیز نہیں اور تحصیل مُرادات کے لئے دعا کرنا نہ کرنا برابر ہے۔ یادرکھنا چاہئے کہ مومن پر خدا تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک بڑا بھاری فضل ہوتا ہے۔ جو اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کی درخواستیں گو کیسے ہی مشکل کاموں کے متعلق میری اکثر بپایۂ اجابت پہنچتی ہیں''۔

(دافع الوساوس، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 241)

اس کائنات کی حقیقت ذات باری تعالیٰ ہے اور زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اپنی حاجتیں خدا سے حاصل کررہا ہے۔ دعا کی حقیقت کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق مجاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہوجاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہوکر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہوکر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر کو دکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلشانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس کی دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے۔ جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب جو بارش کے لئے ضروری ہیں۔ اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔

اس وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہوچکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہوجاتی ہے۔ یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے۔ جو مؤید مطلوب ہے۔ ...... وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچادیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وسلم و بارك علیه و اله بعدد همه و غمه و حزنه لهذا الامة و انزل علیه انوار رحمتك الیٰ الابد اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔''

(برکات الدعا، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 9 تا 11)

قرآن کریم قبولیت دعا کے حیرت انگیز واقعات سے بھرا ہوا ہے۔ حضرت نوحؑ اور مختصر سی جماعت کا عظیم الشان طوفان سے سلامت بچ جانا، حضرت ابراہیمؑ کا آگ میں جلنے سے بچ جانا، حضرت یونسؑ کا مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکل آنا، حضرت موسیٰؑ کا فرعون اور اس کے لشکر جرار سے بچ کر صحیح و سلامت دریا پار کرجانا، حضرت مسیحؑ کا صلیب سے زندہ اتر آنا اور اس طرح کے بے شمار ناممکنات کا ممکنات میں بدل جانا دعا سے ہی تھا۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء نے دعا کی ماہیت اور اس کی سائنس اور اس کے فلسفہ کو اس زمانے میں خوب کھولا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع دعا کا فلسفہ اور سائنس اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

''دعا ایک ایسی عظیم الشان چیز ہے کہ اس کے دو پہلو ہیں برکت کے۔ اس کا وہ کنارہ بھی بابرکت ہے جہاں سے یہ اُٹھتی ہے اور وہ کنارا بھی بابرکت ہے۔ جہاں یہ پہنچتی ہے۔ دعا کرنے والے کو قبولیت دعا سے پہلے دعا کی کچھ برکتیں نصیب ہوجاتی ہیں۔ دعا اس کے اندر اپنے پیچھے ایک سچائی چھوڑ جاتی ہے اس کے اندر بعض ایسی اعلیٰ صفات پیدا کرجاتی ہے کہ ابھی قبول بھی نہیں ہوئی ہوتی اور اپنی برکتیں عطا کردیتی ہے۔ پھر جب دعا عرش الٰہی کے کنگروں تک پہنچتی ہے۔ تو بے انتہائی برکتیں لے کر نازل ہوتی ہے تو جس کے دونوں کنارے بابرکت ہوں۔ اس سے کیوں فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ایسی دعاؤں کے نتیجے میں حاصل ہونے والی برکتوں سے جماعت احمدیہ کو بے انتہا فوائد پہنچیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ قرآن کریم میں دنیا کی یا کائنات کی مثالیں پیش کرکے الٰہی مضامین بیان فرماتا ہے اسی طرح دعا پر بھی غور کریں۔ تو دنیا میں اس کی ایک بڑی عجیب مثال نظر آتی ہے۔ جب پانی سے بخارات اٹھتے ہیں تو وہ بجلی کی ایک قوت سمندر میں چھوڑ جاتے ہیں اور ایک دوسری قوت آسمان میں لے جاتے ہیں۔ یعنی اٹھتے وقت بھی قوت پیدا کرجاتے ہیں اور جہاں تک پہنچ رہے ہیں۔ وہاں بھی قوت پیدا کردیتے ہیں۔ بجلی کی ایک مثبت یا منفی کہیں مثبت کہیں منفی سمندر کی سطح پر رہ جاتی ہے اور ایک قوت اٹھ کر آسمان پر چلی جاتی ہے اور دونوں مختلف سطحوں سے مختلف قسم کی قوتیں اٹھ رہی ہوتی ہیں۔ کہیں مثبت اٹھ رہی ہے کہیں سے منفی۔ کہیں منفی پیچھے رہ رہی ہے کہیں مثبت پیچھے رہ رہی ہے۔ نتیجۃً سارا آسمان قوت سے بھر جاتا ہے اور پھر جب بجلی کی وہ طاقتیں ایک دوسرے کے ساتھ عمل کرتی ہیں۔ تو اس کے نتیجے میں فضلوں کی وہ بارش پیدا ہوتی ہے۔ جو آپ دیکھتے ہیں۔

کچھ اس قسم کا نظام میں نے دعا کا بھی دیکھا کہ جب دعا خلوص کے ساتھ اور سچائی کے ساتھ دل سے اٹھتی ہے تو ایسی دعا انسان کو پاک کردیتی ہے۔ انتظار نہیں کرواتی کہ میری قبولیت کا انتظار کرو۔ اس کی ساری محنت کا بلکہ اس کی محنت سے کہیں بڑھ کر پھل اس کو عطا کرجاتی ہے۔ پھر وہ فضل بن کر نازل ہوتی ہے۔ تو انسان کہتا ہے کہ یہ تو فضل ہی فضل ہے میری دعا تو میرا اجر اور پھل مجھے دے گئی تھی۔ جو کچھ ہے محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

پس اس جذبے کے ساتھ اور دعا کے اس فلسفے کو سمجھتے ہوئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔ ہمیں ساری ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ خود ہمارے بوجھ اٹھانے والا ہو اور جس طرح باپ اپنے بچوں کا بوجھ پیار کے ساتھ اٹھاتا ہے اور بتاتا یہ ہے کہ گویا وہ اٹھا رہے ہیں۔ اس طرح ہم بھی اپنے بھول پن میں یہی سمجھتے رہیں کہ ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرلیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ساری ذمہ داریاں اللہ ہی ادا کرے گا۔ اسی کی طاقت میں ہے۔''

(خطبات طاہر جلد اول صفحہ 319-320)

حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا
کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا
کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے قرآن عظیم میں اپنی رحمتوں کے حصول کے لئے بے شمار دروازے کھولے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضلوں کے دینے میں بخیل نہیں ہے۔ یہ ہم ہیں جو اپنی جھولیوں کو سمیٹ لیتے اور اپنی مٹھیوں کو بند کرلیتے ہیں اور اس کے سامنے اپنے ہاتھوں کو نہیں پھیلاتے۔ اس کا تو اس میں کوئی قصور نہیں۔ پس اس کے اوپر توکل رکھو۔''

(''جلسہ سالانہ کی دعائیں'' 1965-1975ء صفحہ نمبر 109)

بقیہ از صفحہ 5 ۔ امیر صاحب جرمنی

بلکہ ان کی ہر خوشی دلی خوشی ہوتی۔ آپ نے اس لحاظ سے بھی جماعت جرمنی کا جائزہ لیا۔ آج تک کوئی بھی اس میچ کا بدلہ نہیں لے سکا۔ کچھ عرصہ قبل ایک ایسے ہی میچ کا اہتمام کیا گیا لیکن یہ اس بابرکت ماحول میں منعقد ہونے والے میچ کی طرح نہیں تھا۔ یہ ایسی تقریبات تھیں جو صرف حضور کے زیرسایہ ہی منعقد ہوسکتی تھیں۔ اپنے ایک کینیڈا کے سفر میں میں نے اس کینیڈین نوجوان سے ملاقات کی۔ اس نے مجھے بتایا کہ کتنا گہرا اور زندہ تعلق اس نے اس میچ کی وجہ سے حضور سے پیدا کرلیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس نے حضور کی خدمت میں اس میچ سے پہلے کتنے خطوط تحریر کئے تھے اور کتنی تجاویز حضور نے اس کو بھجوائی تھیں۔ اس نوجوان کے لئے یہ میچ نہایت اہم اور ناقابل فراموش حیثیت اختیار کرگیا تھا۔ اس زندہ تعلق سے اس نے نہ صرف جسمانی طور پر بلکہ روحانی طور پر بھی ترقی کی تھی۔ وہ ایسا شخص ہے جو جماعتی خدمت میں بہت Active ہے اور اس کھیل کے ذریعے سے اسے نہ صرف جماعت کے مرکز تک بلکہ حضور تک پہنچنے کا موقع بھی ملا۔ حضور اور اس نوجوان کے درمیان بعینہٖ کیا کیا باتیں ہوئیں شاید اتنی گہرائی میں ہم کبھی بھی نہ جان سکیں۔ کچھ لوگوں کے لئے تو یہ صرف ایک کبڈی کا میچ تھا مگر دراصل اس سے کہیں بڑھ کر تھا۔

حضور جرمنی سے بہت خوش تھے کہ یہاں ایک ملٹی کلچر ماحول موجود تھا۔ ہمارے یہاں افریقن، عرب، بالقان ممالک اور دوسری بہت ساری مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے افراد تھے۔ جلسہ سالانہ انگلینڈ کے موقع پر بوزنین افراد شامل ہوتے تھے لیکن ان کے پروگرام بالکل علیحدہ ہوتے تھے اور ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ لیکن ہمارے ہاں وہ بالکل ہمارے ساتھ شامل تھے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چل رہے تھے۔ ایک وقت تک ہم نے بھی جلسہ کے دوران ایسے پروگرام ترتیب دیئے جو صرف غیراحمدیوں کے لئے مخصوص تھے۔ لیکن جب ہم نے محسوس کیا کہ ان کو پھر سے اپنے اندر سمونے کی ضرورت ہے تو یہ سلسلہ ختم کردیا گیا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم حافظ طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم منصور احمد ابن مکرم محمود احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راہوالی نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور 8 سال کی عمر میں مکمل کیا۔ عزیزم کی تقریب آمین مورخہ 16 اکتوبر 2014ء کو بعد از نماز مغرب بیت الذکر راہوالی میں منعقد ہوئی۔ مکرم جاوید اقبال صاحب مربی ضلع گوجرانوالہ نے بچے سے قرآن سنا اور دعا کروائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ اعزاز اس کیلئے مبارک کرے اور قرآن کریم کی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم طاہر احمد صاحب محلّہ دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے حاشر احمد نے 7 سال کی عمر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس کی تقریب آمین مورخہ 8 اگست 2014ء کو گھر پر ہوئی۔ محترمہ سدرہ تبسم صاحبہ انچارج تعلیم القرآن حلقہ نے بچے سے قرآن کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بھی محترمہ سدرہ تبسم صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن کریم بار بار پڑھنے اور اس کا ترجمہ سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم ڈاکٹر بشیر القمر حسنی صاحب 121 ج۔ب گوکھوال فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی ہبہ قمر نے خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 19 اکتوبر 2014ء کو گھر میں تقریب آمین ہوئی۔ مکرم رانا لقمان احمد انجم صاحب معلم وقف جدید نے بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کرائی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت محترمہ شازیہ عتیق صاحبہ اور اس کی والدہ کو نصیب ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے اور ہم سب کو قرآن کریم کی حقیقی محبت نصیب فرمائے۔ آمین

معلوماتی سیمینار

نظارت تعلیم Water Contamination کے موضوع پر ایک معلوماتی سیمینار مورخہ 16 نومبر 2014ء کو منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں پانی کی آلودگی کے حوالہ سے مفید معلومات دی جائیں گی۔ سیمینار میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ و طالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروالیں۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 14 نومبر 2014ء ہے۔ رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف میں نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

Email:seminar@nazarattaleem.org

Tel: 0476212473 Mob: 03339791321

(نظارت تعلیم)

سالانہ تربیتی پروگرام

(مجلس انصاراللہ ضلع راولپنڈی)

مکرم نائب ناظم عمومی صاحب مجلس انصاراللہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مجلس انصاراللہ ضلع راولپنڈی کے زیر انتظام 18 اور 19 اکتوبر 2014ء کو علمی و ورزشی ریلی منعقد ہوئی۔ یہ پروگرام راولپنڈی کے چار مقامات ایوان توحید، بیت العطاء، بیت الحمد اور واہ کینٹ 18 اکتوبر 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء شروع ہوا۔ تمام مراکز میں نگران ضلعی نمائندہ نے افتتاح اور اختتام میں شرکت کی جبکہ ناظم صاحب ضلع نے ایوان توحید میں شرکت اور افتتاح کیا۔ بعدہ تلاوت قرآن کریم، نظم، دینی معلومات، بیت بازی، تقاریر اور فی البدیہہ تقاریر کے مقابلہ جات رات دس بجے تک جاری رہے۔ 19 اکتوبر 2014ء کو نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن، انفرادی تلاوت ورزشی مقابلہ جات (کلائی پکڑنا، مشاہدہ معائنہ، پیغام رسانی، ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن) ہوئے۔ تمام مراکز میں روحانی خزائن جلد نمبر 19 اور دینی معلومات کی کتب بھی پہنچائی گئیں۔ تقاریر اصلاحی موضوعات پر تھیں۔ اختتامی اجلاس میں مرکزی نمائندگان نے شرکت فرمائی۔ بیت العطاء میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ اور ایوان توحید میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان نے اختتامی خطاب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان پروگرامز میں 281 انصار نے شرکت کی۔

سانحہ ارتحال

مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد انصاری صاحب مرحوم نصیر آباد غالب مورخہ 2 نومبر 2014ء کو بعمر 50 سال مختصر علالت کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئیں اسی روز بہشتی مقبرہ میں نماز جنازہ محترم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے کروائی۔ مرحومہ میری ہمشیرہ کی ساس تھیں۔ آپ ہنس مکھ، صابر وشاکر، مہمان نواز، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور سادہ طبیعت رکھنے والی خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ محبت کا تعلق رکھتیں اور نظام جماعت کی اطاعت کرنے والی تھیں۔ 2005ء میں شوہر کی وفات کے بعد صبر کیا اور بچوں کی تربیت کی طرف بھرپور توجہ رکھی۔ آپ کی والدہ حیات ہیں۔ لواحقین میں 4 بیٹے مکرم مظفر احمد طاہر صاحب نصیر آباد غالب، مکرم مدثر احمد بشیر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ، مکرم فراز احمد صاحب، مکرم شیراز احمد صاحب، دو بیٹیاں مکرمہ دردانہ نرگس صاحبہ، اہلیہ مکرم خالد امین صاحب ربوہ اور فرزانہ نرگس صاحبہ کلاس نہم چھوڑی ہیں۔ دو بچے شادی شدہ ہیں۔ آپ مکرم صوفی احمد یار صاحب سیکرٹری وصایا نصیر آباد غالب کی بہو اور مکرم ملک محمد نواز صاحب آف کراچی شہید کی ہمشیرہ تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم نعمت اللہ صاحب مرحوم نعمت ٹی سٹال رحمت بازار ربوہ مورخہ 14 اگست 2014ء کو چند روز بیمار رہ کر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مورخہ 15 اگست 2014ء کو بعد از نماز جمعہ بیت الناصر دارالرحمت غربی میں محترم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم بشیر احمد سیفی صاحب نائب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں مکرم محمد صادق صاحب ربوہ، مکرم مصدق احمد ناصر صاحب کارکن تزئین کمیٹی ربوہ، مکرم مسعود احمد صاحب لاہور، مکرم محمود احمد صاحب ننھا ہیئر ڈریسر مبشر مارکیٹ ربوہ، مکرم مبشر احمد صاحب ربوہ، مکرمہ مسرت بیگم صاحبہ زوجہ مکرم لطیف احمد بھٹی صاحب مرحوم کلاس والا ضلع سیالکوٹ، مکرمہ فرحت ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم ظفراللہ مجوکہ صاحب ربوہ اور مکرمہ صفیہ سلطانہ صاحبہ زوجہ مکرم شاہد وسیم بھٹی صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

جنت کا دروازہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام "باب الصدقة" ہے جہاں سے صدقہ و خیرات کرنے والے داخل ہوں گے۔ (صحیح مسلم)

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے صدقات/عطیہ جات فضل عمر ہسپتال کی مد امداد نادار مریضان اور مد ڈویلپمنٹ میں جمع کروا کر دکھی انسانیت کی خدمت میں اپنا حصہ ڈالیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ملیریا سے بچاؤ

آج کل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھر دانی کا استعمال کریں۔

گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

14 نومبر 2014ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:05 am	حضور انور سے ملاقات ریکارڈنگ 23 مارچ 2013ء
7:05 am	پشتو سروس
7:45 am	الف اردو
8:05 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:10 am	کسر صلیب
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	بیت الرحمٰن کا افتتاح 13-اپریل 2013ء
12:50 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی وفقہی مسائل
4:30 pm	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
4:40 pm	غزوات نبوی ﷺ - مذاکرہ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:40 pm	دعائے مستجاب
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	بیت الرحمٰن کا افتتاح

15 نومبر 2014ء

12:20 am	رئیل ٹاک یو ایس اے
1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
8:25 am	راہ ہدیٰ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یو کے 25 جولائی 2009ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال وجواب
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	سپاٹ لائیٹ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا خطاب برموقع یو۔کے

16 نومبر 2014ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
5:15 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:20 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یو۔کے
7:20 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
9:00 am	سپاٹ لائیٹ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ 9 نومبر 2014ء
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال وجواب
3:00 pm	عصر حاضر Live
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	گلشن وقف نو ناصرات الاحمدیہ
9:20 pm	رفقائے احمد
10:05 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	عالمی خبریں
11:35 pm	گلشن وقف نو

(بقیہ از صفحہ 1)

طلباء و طالبات مندرجہ ذیل کاغذات کی چار عدد تصدیق شدہ فوٹو کاپی داخلہ فارم کے ساتھ لف کریں۔

i:۔میٹرک، انٹرمیڈیٹ یا او لیول، اے لیول کے رزلٹ کارڈ/اسناد

ii:۔طالبعلم کے کیریکٹر سرٹیفکیٹ

iii:۔شناختی کارڈ کی نقل

iv:۔چھ عدد تصاویر (شناختی کارڈ سائز) بلیو بیک گراونڈ

v:۔اے لیول کرنے والے طلباء وطالبات کا IBCC سرٹیفکیٹ

vi:۔N.O.C اور کسی اور ادارہ یا یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے کی صورت میں Migration Certificate کی ایک اصل کاپی

نوٹ:۔مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل نمبرز یا ای میل ایڈریس پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

کالج: 047-6213405,6213982

دفتر نظارت تعلیم: 047-6212473

047-6215448

Email:info@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم ذوالفقار احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم محمد رمضان صاحب ابن مکرم احمد یار صاحب سابق صدر جماعت سلطان سکندر کالونی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا کچھ عرصہ سے دل، معدے اور جگر کے عوارض میں مبتلا ہیں علاج جاری ہے۔کمزوری بڑھ گئی ہے گھر سے باہر جاتے ہوئے گر گئے ہیں جس کی وجہ سے ہاتھ میں فریکچر ہوگیا ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے خدا تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم خالد محمود صاحب۔خالد جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ کے پتہ کا آپریشن ہوا ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔نومبر

طلوع فجر	5:09
طلوع آفتاب	6:31
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:13

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

12 نومبر 2014ء

6:20 am	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یو کے 2009ء
1:45 pm	سوال وجواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2014ء
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2010ء

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد چچہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
72 گھنٹے میں ڈلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پیک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پیک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور
0345 / 0321 4866677
0333-6708024,042-37418584

FR-10

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050